ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 15 مئی 1953

ٹھاکر رگھوبیر سنگھ

بنام

کورٹ آف وارڈز، اجمیر و دیگر

[مہر چند مہاجن، مکھرجی، غلام حسن، بھگوتی اور جگنا دھاداس جسٹس صاحبان]

آئین ہند، 1950، آرٹیکل 19(1)(f)، 19(1)، 31A-اجمیر ریونیو اینڈ لینڈ ریکارڈز ایکٹ (XLII، سال 1950) دفعہ 112-اجمیر گورنمنٹ وارڈز ریگولیشن (I، سال 1888)، دفعات 6، 7-مکان مالکان جو عادت سے کرایہ دار کے حقوق کی خلاف ورزی کرتے ہیں انہیں نااہل مالک قرار دیتے ہیں اور وارڈز کی عدالت کو اپنی زمینوں کا انتظام سنبھالنے کا اختیار دیتے ہیں-جوازیت-بنیادی حق کی خلاف ورزی-معقولیت-آرٹیکل 31A کا دائرہ کار-"حقوق میں ڈھنگ"، کا مطلب۔

اجمیر کرایہ داری اور لینڈ ریکارڈز ایکٹ (1950 سال XLII) کی دفعہ 112 میں کہا گیا ہے کہ "اگر کوئی مکان مالک عادت سے اس ایکٹ کے تحت کرایہ دار کے حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہے، تو وہ اجمیر گورنمنٹ وارڈز ریگولیشن، 1888 (I، سال 1888) کی دفعہ 7 میں کسی بھی چیز کے باوجود مذکورہ ریگولیشن کی دفعہ 6 کے معنی میں 'مکان مالک جو اپنی جائیداد کا انتظام کرنے کے لیے نااہل ہے' سمجھا جائے گا اور اس کی جائیداد وارڈز کی عدالت کی نگرانی میں لی جائے گی۔" ریگولیشن I، سال 1888 کے دفعہ 6 میں کہا گیا ہے کہ وارڈز کی عدالت چیف کمشنر کی سابقہ منظوری کے ساتھ، کسی بھی مالک مکان کی جائیداد کی نگرانی سنبھال سکتی ہے جو اپنی جائیداد کا انتظام کرنے کے لیے نااہل ہے۔ درخواست گزار، جس کی جائیداد کو وارڈز کی عدالت نے قانون کی مذکورہ بالا کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

توضیعات تحت اپنے قبضے میں لے لیا تھا، نے اپنی جائیداد کی بحالی اور دیگر مناسب راحت کے لیے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت راحت کے لیے درخواست دی:

حکم ہوا کہ: (i) یہ کہ ایکٹ XLII کی دفعہ 112، سال 1950 اور ریگولیشن 1، سال 1888 کی دفعات 6 اور 7 کے مشترکہ عمل کا نتیجہ یہ تھا کہ کورٹ آف وارڈز اپنی صوابدید اور اپنے ذاتی فیصلے پر ایک مالک مکان کی جائیداد کی نگرانی کر سکتی ہے جو عادتاً اپنے کرایہ داروں کے حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہے، اور کورٹ آف وارڈز کی صوابدید کے استعمال پر سول عدالت میں سوال نہیں اٹھایا جا سکتا۔ ایکٹ XLII کی دفعہ 112، سال 1950 کو ریگولیشن 1، سال 1888 کی دفعات کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، لہذا آئین کے آرٹیکل 19 (1) کے ذریعہ ضمانت شدہ درخواست گزار کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہے اور اس حد تک کالعدم تھا۔

(ii) دفعہ 112 کی توضیعات کو آرٹیکل 19 (1)(f) کے ذریعے دیے گئے حق کے استعمال پر عام لوگوں کے مفاد میں لگائی گئی "معقول" پابندی نہیں مانا جا سکتا، کیونکہ انہوں نے اس حق کو مکمل طور پر مسترد کرتے ہوئے اس سے مستفید ہونے کا انحصار صرف انتظامیہ کی صوابدید پر کیا۔

(iii) کہ دفعہ 112 کو آئین کے آرٹیکل 31-اے کے ذریعے درست نہیں کیا گیا تھا کیونکہ یہ آرٹیکل 31-اے کے معنی کے اندر "ریاست کے ذریعے کسی جائیداد کے حصول یا اس میں کسی حقوق کے حصول یا ایسے کسی حقوق کو ختم کرنے یا ترمیم کرنے کے لیے فراہم کرنے والا قانون نہیں تھا"۔ آرٹیکل 31A کے تناظر میں لفظ "ترمیم" کا مطلب صرف ایک شہری کے ملکیتی حق میں ترمیم کرنا ہے جیسے کہ اس حق کو ختم کرنا اور اس کے دائرے میں جائیداد کے انتظام کے حق کو محض ایک مقررہ یا غیر معینہ مدت کے لیے معطل کرنا شامل نہیں ہو سکتا۔

بنیادی دائرہ اختیار: پٹیشن نمبر 29، سال 1953۔ آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت درخواست جس میں استدعا کی گئی ہے کہ وارڈ عدالت اجمیر کو حکم دیا جائے کہ وہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

استمراری اسٹیٹ اور درخواست گزار کی دیگر جائیدادوں کی نگرانی کرنے سے باز رہے اور مذکورہ اسٹیٹ اور جائیدادوں کے قبضے اور انتظام کی بحالی کے لیے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے جے بی دادا چنجی اور ایچ سی سوگین۔

جواب دہندگان کے لیے ایم سی سیتلواڈ، بھارت کے لیے ایک ٹارنی جنرل، (بھاو دت شرما، ان کے ساتھ)۔

15.1953 مئی۔ عدالت کا فیصلہ جسٹس مہاجن نے سنایا۔

یہ آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت ایک درخواست ہے جس میں درخواست گزار کے کچھ بنیادی حقوق کی مبینہ خلاف ورزی کے خلاف راحت طلب کی گئی ہے اور یہ ان حالات میں پیدا ہوتی ہے۔

درخواست گزار کے پاس ریاست اجمیر میں 1875 میں اپنے آباؤ اجداد کو دی گئی استمراری سند کے تحت ایک "استمراری اسٹیٹ" ہے۔ وہ اجمیر لینڈ اینڈ ریونیو ریگولیشن (11، سال 1877) کے ذریعہ مقرر کردہ کچھ فرائض انجام دینے کی ذمہ داری کے ساتھ اس میں زندگی کے مفاد سے لطف اندوز ہوتا ہے۔

اجمیر کے ڈپٹی کمشنر، جو اجمیر گورنمنٹ وارڈز ریگولیشن (I، سال 1888) کے تحت تشکیل شدہ وارڈز کی عدالت ہیں، نے 18 ستمبر 1952 کو قبضہ سنبھال لیا اور مذکورہ اسٹیٹ کی نگرانی سنبھال لی، جس کا مقصد اجمیر کرایہ داری اور لینڈ ریکارڈز ایکٹ، 1950 (XLII، سال 1950) کی دفعہ 112 کے ساتھ پڑھے جانے والے ریگولیشن کی دفعہ 6 اور 7 کے تحت کام کرنا تھا، اور اس لیے یہ درخواست تاکیدی رٹ یا اس کی نوعیت کی رٹ کے لیے، یا اسٹیٹ کے قبضے کی بحالی کے لیے وارڈز کی عدالت کو ہدایت جاری کرنے اور اسٹیٹ کی نگرانی سے گریز کرنے کے حکم کے لیے تھی۔

18 ستمبر 1952 کو وارڈز کی عدالت کی طرف سے دیا گیا حکم کالعدم قرار دیا گیا ہے اور اس کا کوئی اثر نہیں ہے، کیونکہ یہ الزام لگایا گیا ہے کہ جن قانونی دفعات کے تحت اسے بنایا گیا ہے وہ آئین کے حصہ III کی توضیعات کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور آئین

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کے آرٹیکل 19(1)(f) کے ذریعے ضمانت شدہ درخواست گزار کے حقوق کو چھین کر کم کرتے ہیں۔

ایکٹ XLII، سال 1950 کی دفعہ 112 ایکٹ کے باب X کے 7 دفعوں کے ایک گروپ میں سے ایک ہے جو "معاوضہ اور جرمانے" کے موضوع سے متعلق ہے۔ یہ دفعہ کرایہ داروں کے حقوق کی عادت سے خلاف ورزی پر جرمانے کا تعین کرتا ہے اور اس طرح پڑھتا ہے:-

"اگر کوئی مکان مالک عادت سے اس ایکٹ کے تحت کرایہ دار کے حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہے، تو وہ اجمیر گورنمنٹ وارڈز ریگولیشن، 1888 (I، سال 1888) کی دفعہ 7 میں کسی بھی چیز کے باوجود، مذکورہ ریگولیشن کی دفعہ 6 کے معنی میں "مکان مالک جو اپنی جائیداد کا انتظام کرنے کے لیے نااہل ہے" سمجھا جائے گا اور اس کی جائیداد وارڈز کی عدالت کی نگرانی میں لی جائے گی۔

پچھلی دفعہ 110 ان شرائط میں ہے:-

"اگر کوئی مالک مکان یا اس کا ایجنٹ کسی کرایہ دار سے کوئی وقفہ یا غفلت کرتا ہے، تو اسے تعزیرات ہند (ایکٹ XLV، سال 1860) کے معنی میں اِستحصالِ بالجَبر کا جرم سمجھا جائے گا۔

جس طرح دفعہ 110 ایک مکان مالک کی طرف سے غیر قانونی زیادتی کو تعزیرات ہند کے تحت جرم قرار دیتی ہے، اسی طرح دفعہ 112 ایک مکان مالک کو قرار دیتی ہے جو عادت سے کرایہ دار کے حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہے "ایک شخص جسے اپنی جائیداد کا انتظام کرنے کے لیے نااہل قرار دیا جاتا ہے" ریگولیشن I، سال 1888 کی دفعہ 6 کے معنی میں، اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس کی جائیداد وارڈز کی عدالت کے قبضے میں لینے کے قابل ہو جاتی ہے۔ یہ دفعہ مکان مالکان کو سزا دینے کے لیے ایک عمدہ اور نیا آلہ ہے جو عادت سے کرایہ داروں کے حقوق کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ یہ اجمیر مرواڑہ میں سرکاری وارڈوں کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document

نگرانی کے لیے بہتر التزام کرنے کے لیے نافذ کردہ ریگولیشن I، سال 1888 کی مشینری کے تعزیری مقاصد کے لیے استعمال کی اجازت دیتا ہے۔ ایکٹ کے دفعہ 112 میں اعلامیے کی طاقت سے، مالک مکان جو عادت سے کرایہ داروں کے حقوق کی خلاف ورزی کرتے ہیں وہ ان افراد کے زمرے میں آتے ہیں جو اپنی جائیداد کا انتظام کرنے سے قاصر ہیں اور ریگولیشن کے دفعہ 6 کے دائرے میں آتے ہیں، جو ان شرائط میں ہے:-

> "وارڈز کی عدالت چیف کمشنر کی سابقہ منظوری کے ساتھ، کسی بھی مالک مکان کی جائیداد کی نگرانی سنبھال سکتی ہے جو اپنی جائیداد کا انتظام کرنے کے لیے نااہل ہے۔"

لہذا ایکٹ XLII، سال 1950 کی دفعہ 112 اور ریگولیشن I، سال 1888 کی توضیعات کے مشترکہ عمل کا نتیجہ یہ ہے کہ وارڈز کی عدالت اپنی صوابدید پر اور اپنے ساپیکش عزم پر کسی ایسے مالک مکان کی جائیداد کی نگرانی کر سکتی ہے جو عادت سے اپنے کرایہ داروں کے حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ سپرنٹنڈنٹ کے اس طرح کے مفروضے کی مثال چیف کمشنر کی سابقہ منظوری ہے، جس کا دینا بھی مکمل طور پر اس کی صوابدید پر منحصر ہے۔ ریگولیشن I، سال 1888 کی دفعہ 27 میں کہا گیا ہے کہ "اس ریگولیشن کے ذریعے کورٹ آف وارڈز یا چیف کمشنر کو دی گئی کسی بھی صوابدید کا استعمال کسی بھی سول عدالت میں زیر بحث نہیں لایا جائے گا"۔ ریاست اجمیر کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل اٹارنی جنرل نے تسلیم کیا کہ ایکٹ XLII، سال 1950 یا ریگولیشن I، سال 1888 کے مندرجات میں کچھ بھی نہیں تھا جس نے اس سوال کا تعین کرنے کے لیے ایک مشینری فراہم کی کہ آیا کوئی مخصوص مالک مکان ایک ایسا شخص تھا جو عادت سے اپنے کرایہ داروں کے حقوق کی خلاف ورزی کر رہا تھا۔ ریگولیشن 1، سال 1888 کے تحت، نااہل مالک کی جائیداد کی نگرانی کے بارے میں کورٹ آف وارڈز کا مفروضہ صرف ڈپٹی کمشنر یا کمشنر یا چیف کمشنر کے شخصی تعین پر منحصر ہے، اور اس صوابدید کے استعمال پر

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سول عدالت میں کسی بھی طرح سے سوال نہیں اٹھایا جا سکتا ہے. ایکٹ XLII، سال 1950 میں اس موضوع پر کچھ نہیں کہا گیا ہے۔

یہ دلیل کہ ریگولیشن I، سال 1888 کی توضیعات کے ساتھ پڑھے جانے والے ایکٹ XLII، سال 1950 کی دفعہ 112 کی توضیعات آئین کے آرٹیکل 19(1)(f) کے ذریعہ ضمانت شدہ درخواست گزار کے بنیادی حق کی خلاف ورزی کرتی ہیں، ہماری رائے میں، اچھی طرح سے قائم ہے اور اس پر کسی تفصیلی بحث کی ضرورت نہیں ہے۔استیتمراری اسٹیٹ پر قبضہ کرنے کا درخواست گزار کا حق اور اس پر اس کے تصرف کا اختیار ان کی توضیعات ذریعے مجاز وارڈز کی عدالت کے ایکٹ سے کم ہو جاتا ہے۔جائیداد کا انتظام کرنے اور اس پر قبضہ حاصل کرنے کا اس کا حق غیر معینہ مدت تک اور اس وقت تک معطل ہے جب تک کہ وارڈز کی عدالت درخواست گزار کی جائیداد کی نگرانی واپس لینے کا فیصلہ نہ کرے۔اس مدت کے دوران، وہ صرف اپنے اخراجات کے لیے ایسی رقم وصول کر سکتا ہے جس کی اجازت دینے کا فیصلہ وارڈز کی عدالت اپنی صوابدید پر کرتی ہے۔اس طرح،ایکٹ XLII، سال 1950 کی دفعہ 112 کی توضیعات واضح طور پر آرٹیکل 19(1)(f) کے تحت درخواست گزار کے بنیادی حق کو کم کرتی ہیں اور اس حد تک کالعدم ہیں۔

فاضل اٹارنی جنرل نے تین بنیادوں پر دفعہ 112 کی توضیعات کے جواز کے لیے مہم چلائی۔انہوں نے دعوی کیا کہ اس سوال کا تعین کہ آیا کوئی مخصوص مالک مکان ایک ایسا شخص ہے جو عادت سے اپنے کرایہ داروں کے حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہے، کورٹ آف وارڈز کی رائے پر منحصر نہیں ہے، بلکہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس پر سول عدالت میں احتجاج کیا جا سکتا ہے اور اس کی تشہیر کی جا سکتی ہے۔یہ کہا گیا کہ اس حصے میں ایسے کوئی الفاظ نہیں تھے جن سے یہ اندازہ لگایا جا سکے کہ اس حقیقت کا تعین وارڈز کی عدالت کے ساپیکش عزم پر منحصر ہے۔اس بات پر زور دیا گیا کہ اس دفعہ نے "اپنی رائے میں" یا اس طرح کے الفاظ کا استعمال نہیں کیا تھا، جو عام طور پر اس بات کی نشاندہی کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں کہ آیا کوئی معاملہ کسی اتھارٹی کے ساپیکش عزم پر منحصر ہے یا اسے سول

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

عدالت میں منتقل کیا جا سکتا ہے۔ یہ دلیل، ہماری رائے میں، اچھی طرح سے مبنی نہیں ہے۔ جیسا کہ پہلے ہی بتایا گیا ہے، ایکٹ XLII، سال 1950 نے اس سوال کے تعین کے لیے کوئی مشینری تجویز نہیں کی ہے کہ آیا کوئی مکان مالک عادت سے اپنے کرایہ داروں کے حقوق کی خلاف ورزی کا مجرم ہے، اور ٹھیک ہے، کیونکہ ایکٹ کا دفعہ 112 محض ایک اعلانیہ نوعیت کا ہے اور اس طرح کے مکان مالک کو معذوری اور کمزوری کا شکار قرار دیتا ہے۔ یہ اعلامیہ تب ہی کارآمد اور موثر ہوتا ہے جب وارڈ عدالت اپنی صوابدید پر ایسے مالک کی جائیداد کی نگرانی سنبھالنے کا فیصلہ کرتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں، جب ڈپٹی کمشنر یا کمشنر یا چیف کمشنر کی رائے ہوتی ہے کہ ایسے مالک کو اس کی جائیداد کے قبضے سے محروم کیا جانا چاہیے، تو یہ عزم مالک مکان کے تعصب پر عمل کرتا ہے، لیکن وہ ریگولیشن I، سال 1888 کی دفعہ 27 کی توضیعات کے پیش نظر ان افسران کے صوابدید کے استعمال کو چیلنج نہیں کر سکتا۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ کورٹ آف وارڈز کے ساپیکش عزم سے، دونوں سوالات طے ہو جاتے ہیں کہ آیا کوئی خاص شخص عادت سے اپنے کرایہ داروں کے حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہے اور کیا اس کی جائیداد کو کورٹ آف وارڈز کے ذریعے اپنے قبضے میں لیا جانا چاہیے اور مکان مالک ان سوالات پر سول عدالت کا سہارا نہیں لے سکتا۔ فاضل اٹارنی جنرل کورٹ آف وارڈز ایکٹ یا ایکٹ XLII، سال 1950 کی کسی بھی شق کی طرف ہماری توجہ مبذول کرانے کے قابل نہیں تھا جس نے مکان مالک کو، جسے اپنے کرایہ داروں کے حقوق کی عادت سے خلاف ورزی کرنے والا قرار دیا گیا تھا، کورٹ آف وارڈز کے ذریعے کیے گئے عزم کی درستگی کی جانچ کے لیے سول عدالت کا سہارا لینے کے قابل بنایا۔ ریگولیشن، سال 1888 کی توضیعات واضح طور پر اس کے برعکس اشارہ کرتی ہیں۔

اس کے بعد، یہ دلیل دی گئی کہ دفعہ 112 کی توضیعات آئین کے آرٹیکل 19 (1)(f) کے ذریعے کسی شہری کو دیے گئے حق کے استعمال پر معقول پابندیوں کے مترادف ہیں، اور یہ پابندیاں عام لوگوں کے مفاد میں ہیں۔ ہمارے فیصلے میں، یہ۔ دلیل بھی درست نہیں ہے۔ جیسا کہ اوپر اشارہ کیا گیا ہے، ایکٹ XLII، سال 1950 کی دفعہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

112 کی توضیعات تعزیراتی نوعیت کی ہیں اور ان کا مقصد مکان مالک کو سزا دینا ہے جو عادت سے اپنے کرایہ داروں کے حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ اسے وارڈز کی عدالت کے رحم و کرم پر رکھ کر اور ریگولیشن I، سال 1888 کی سخت کی توضیعات تابع کر کے سزا دی جاتی ہے۔ ایک ایسا قانون جس میں برے رویے یا مکان مالک کی بدانتظامی کے لیے سزا یا سزا تجویز کی گئی ہو اسے ممکنہ طور پر بنیادی حق پر پابندی نہیں سمجھا جا سکتا۔ درحقیقت سزا کوئی پابندی نہیں ہے۔ یہ بات فاضل اٹارنی جنرل نے صاف طور پر تسلیم کی۔ اس طرح کی شق کو بنیادی حق پر معقول پابندی سمجھنا اب بھی زیادہ مشکل ہے۔ جب کوئی قانون کسی شخص کو محض ایک ایگزیکٹو افسر کے ساپیکش عزم پر غیر معینہ مدت کے لیے اس کی جائیداد کے قبضے سے محروم کرتا ہے، تو اس طرح کے قانون کو "معقول" لفظ کی کسی بھی تعمیر پر اس اظہار کے اندر آنے کے طور پر بیان نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ یہ اس سے لطف اندوز ہونے کے ذریعے بنیادی حق کو مکمل طور پر منفی بناتا ہے جس کا انحصار صرف ایگزیکٹو کی خوشی اور صوابدید پر ہوتا ہے، متاثرہ شہری کو سول عدالت میں اس کے برعکس قائم کرنے کا کوئی حق نہیں ہوتا ہے۔ اس لیے ایکٹ XLII، سال 1950 کی دفعہ 112 کو آئین کے آرٹیکل 19(5) کے دائرہ کار میں آنے کے طور پر درست نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔

آخر میں، فاضل اٹارنی جنرل کی طرف سے یہ دلیل دی گئی کہ دفعہ 112 آئین کے آرٹیکل 31A کی اصلاحی کی توضیعات وجہ سے درست ہے۔ یہ آرٹیکل ان قوانین کی توثیق کرتا ہے جو بصورت دیگر آئین کے آرٹیکل 31(2) کے بنیادی حق کی خلاف ورزی کرتے ہیں، لیکن اس کا عمل املاک وغیرہ کے حصول کے لیے فراہم کردہ قوانین تک محدود ہے۔ یہ اس طرح چلتا ہے:-

> "اس حصے کی مذکورہ بالا کی توضیعات میں کچھ بھی ہونے کے باوجود، ریاست کی طرف سے کسی جائیداد کے حصول یا اس میں کسی حقوق کے حصول یا ایسے حقوق کے خاتمے یا ترمیم کے لیے کوئی قانون اس بنیاد پر کالعدم نہیں سمجھا جائے گا کہ یہ اس حصے کی کسی بھی شق کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ذریعے دیے گئے کسی بھی حق سے مطابقت نہیں رکھتا یا اسے چھینتا یا کم کرتا ہے۔................"

ایکٹ XLII، سال 1950 کی دفعہ 112، جس کا مقصد مالک مکانوں اور کرایہ داروں کے حقوق کو منظم کرنا ہے، ظاہر ہے کہ ایسا قانون نہیں ہے جو مالک مکان کی املاک کے "ریاست کے حصول"، یا ان املاک میں کسی بھی حقوق کی فراہمی کرتا ہو۔ یہ کوئی ایسا قانون بھی نہیں ہے جو اس طرح کے کسی بھی حق کو ختم کرنے یا اس میں ترمیم کرنے کا التزام کرتا ہو۔ فاضل اٹارنی جنرل نے آرٹیکل 31A میں استعمال ہونے والے لفظ ترمیم پر زور دیا، آرٹیکل کے تناظر میں اس لفظ کا مطلب صرف شہری کے ملکیتی حق میں ترمیم کرنا ہے جیسے کہ اس حق کو ختم کرنا اور اس کے دائرے میں جائیداد کے انتظام کے حق کو محض ایک مقررہ یا غیر معینہ مدت کے لیے معطل کرنا شامل نہیں کیا جا سکتا۔ تاریخی طور پر، آرٹیکل 31A جس کا تعلق آئین کے آرٹیکل 31(2) سے ہے، کا ایکٹ XLII، سال 1950 کے دفعہ 112 میں نافذ کردہ قانون سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اوپر دی گئی وجوہات کی بنا پر، ہماری رائے ہے کہ ایکٹ XLII، سال 1950 کی دفعہ 112 میں نافذ کردہ قانون آرٹیکل 19 کی شق (5) یا آئین کے آرٹیکل 31A کے ذریعے محفوظ نہیں ہے۔ یہ واضح طور پر آئین کے آرٹیکل 19(1)(f) کے ذریعے ضمانت شدہ درخواست گزار کے بنیادی حق کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ اس طرح، درخواست گزار اس ہدایت کا حقدار ہے کہ اس کی جائیداد کا قبضہ اسے بحال کیا جائے۔ اس کے مطابق ہم اجمیر گورنمنٹ وارڈز ریگولیشن I، سال 1888 کے تحت تشکیل شدہ وارڈز کی عدالت اجمیر-مرواڑہ کو ہدایت دیتے ہیں کہ وہ درخواست گزار کی استمراری اسٹیٹ اور قبضہ کی گئی دیگر جائیدادوں کی نگرانی کرنے سے باز رہے، اور درخواست گزار کو ان کا قبضہ بحال کرے۔ درخواست گزار کے پاس اس درخواست کے اخراجات ہوں گے۔

درخواست کی اجازت دی گئی۔

درخواست گزار کا ایجنٹ: آئی این شراف۔

جواب دہندگان کے لیے ایجنٹ: جی ایچ راجادھیاکشا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document